احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 24

منگل 15 جون 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org

email: editor@alfazl.org

منگل 15 جون 2010ء 2 رجب 1431 ہجری 15/احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 127

دارالذکر اور ماڈل ٹاؤن لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے احمدیوں کا فرداً فرداً ذکر خیر

احمدیت کے یہ جاں نثار تاریخ احمدیت میں روشن ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے

جماعت میں سیدنا بلالؓ فنڈ کے نام سے مدقائم ہے۔ احباب اس مد میں اپنی مالی قربانی پیش کرسکتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 جون 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے بعض لوگوں کی طرف سے راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے لواحقین کے لئے فنڈ کے قیام سے متعلق استفسار پر وضاحت فرمائی کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں بلالؓ فنڈ خلافت رابعہ سے قائم ہے اور میں بھی دو دفعہ بڑے واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔ بہرحال جو لوگ ان قربان ہونے والوں کے لواحقین کیلئے کچھ دینا چاہتے ہیں وہ ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' میں دے سکتے ہیں۔

حضور انور نے سانحہ لاہور کے اندوہناک واقعہ میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کا ذکر خیر، خاندانی پس منظر، خاندان میں احمدیت اور انفرادی خوبیوں کا فرداً فرداً تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔ مکرم منیر احمد شیخ صاحب امیر ضلع لاہور دارالذکر میں قربان ہوئے۔ آپ ایل ایل بی تھے، سول جج، سپیشل کسٹم جج اور نیب کے جج کے طور پر ملک کی خدمت کرتے رہے۔ دوسرے مکرم میجر جنرل (ر) ناصر چوہدری صاحب شہید باپ کے بیٹے تھے۔ جماعتی عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ عمر 91 سال تھی۔ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں قربان ہوئے۔ تیسرے مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب تھے جن کا تعلق جھنگ سے تھا۔ پاکستان ریلوے میں میکینیکل انجینئرنگ میں چیف انجینئر تھے۔ 59 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے۔ چوتھے مکرم اشرف بلال صاحب مالی خدمات میں حصہ لینے والے تھے۔ انجینئرنگ کے شعبہ سے وابستہ تھے۔ دارالذکر میں گولی لگنے کے بعد گرتے ہوئے آپ کے ایک وفادار عزیزم نثار احمد نے آپ کو اپنے بازوؤں میں لیا مگر وہ بھی گولیوں کا نشانہ بنتے ہوئے آپ پر اپنی جاں نثار کر گیا۔ پانچویں مکرم کیپٹن (ر) مرزا نعیم الدین صاحب 56 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے۔ سپاہی سے کیپٹن تک ترقی پائی۔ چھٹے مکرم کامران رشید صاحب 38 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے۔ ان کی تعلیم بی اے تھی اور کمپوزنگ کا کام کرتے تھے۔ ایم ٹی اے لاہور میں رضا کارانہ خدمت کررہے تھے۔ اس حادثے میں ان کے ماموں مظفر احمد صاحب بھی قربان ہوئے۔ ساتویں مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب بعمر 39 سال دارالذکر میں قربان ہوئے۔ بہت سادہ، متوکل صابر وشاکر اور دھیمے مزاج کے مالک تھے۔ آٹھویں مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب بعمر 58 سال دارالذکر میں قربان ہوئے۔ بڑے عبادت گزار، باہمت اور وقت کی پابندی کرنے والے تھے۔ نویں مکرم منور احمد خان صاحب 61 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے۔ آپ قالینوں کا کاروبار کرتے تھے۔ دسویں مکرم عرفان احمد ناصر صاحب 31 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے، دارالذکر سے باہر ٹریفک کنٹرول پر ڈیوٹی کررہے تھے۔ اطاعت کا مادہ بہت زیادہ تھا، بہت خدمت گزار تھے۔ گیارہویں مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب کے بھانجے تھے، ریلوے میں ملازم تھے۔ ان کی عمر 30 سال تھی۔ بارہویں مکرم مسعود احمد اختر باجوہ صاحب واپڈا کے ریٹائرڈ افسر تھے۔ 72 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے۔ تیرہویں مکرم آصف فاروق صاحب 30 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے۔ انہوں نے بی اے ماس کمیونیکیشن میں کیا ہوا تھا۔ ایم ٹی اے لاہور کے فعال رکن تھے۔ چودھویں مکرم شیخ شمیم احمد صاحب 38 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے، بینک الفلاح میں ملازمت کرتے تھے۔ پندرھویں مکرم محمد شاہد صاحب 28 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے، جمعہ کے وقت محراب کے ساتھ امیر صاحب کے قریب ڈیوٹی پر کھڑے تھے۔ سولہویں مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب گورنمنٹ کالج باغبانپورہ لاہور میں انگلش کے پروفیسر تھے، اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ ایل ایل بی کیا ہوا تھا، ان کی عمر 55 سال تھی۔ سترہویں مکرم ولید احمد صاحب ساڑھے 17 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے، عزیزم میڈیکل کالج کے فرسٹ ائیر میں تعلیم حاصل کررہا تھا۔ اٹھارہویں مکرم محمد انور صاحب ریٹائرڈ فوجی تھے۔ 10 سال سے بیت النور ماڈل ٹاؤن میں سیکیورٹی گارڈ کے طور پر خدمت کررہے تھے، 45 سال کی عمر میں قربان ہوئے۔ انیسویں مکرم انصار الحق صاحب پاکستانی آرمی میں سٹور کیپر تھے۔ 63 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے۔ بیسویں مکرم ناصر محمود خان صاحب پرنٹنگ پریس ایجنسی کا کام کرتے تھے۔ 39 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہو گئے۔ اکیسویں مکرم عمیر احمد ملک صاحب کمپیوٹر پروفیشنل ایسوسی ایشن لاہور جماعت کے آڈیٹر رہے، تین سال سے لاہور چیپٹر کے صدر بھی تھے۔ 36 سال کی عمر میں ماڈل ٹاؤن میں قربان ہوئے۔ بائیسویں مکرم سردار افتخار الغنی صاحب 43 سال کی عمر میں دارالذکر میں قربان ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی تحریک

صادق ابتلاؤں کے دن وفاداری سے گزارتا ہے

(از: مکرم و محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جیسا کہ احباب کے علم میں ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک لمبے عرصے سے ہمیں دعائیں کرنے اور اپنی حفاظت کے سامان کرنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔

سانحہ لاہور کے بعد بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں اپنے خطبات میں توجہ دلائی ہے۔ امید ہے کہ احباب اس طرف توجہ کررہے ہوں گے اور دعاؤں میں مصروف ہوں گے۔ اس درخواست کے ذریعے خاکسار ایک بار پھر احباب کی توجہ حضور انور کے ارشادات جو دعاؤں اور احتیاط اور حفاظت کے انتظام سے متعلق ہیں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ ایام بہت خطرناک ہیں، ان ایام میں احباب باقاعدگی سے نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نماز تہجد کا بھی حتی الامکان اہتمام کریں ۔ نیز اپنی استطاعت کے مطابق صدقات بھی دیں اور خاص طور پر ان دعاؤں کے کرنے کا اہتمام کریں جن کے بارے میں حضور انور نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ ان میں سے دو دعائیں ذیل میں درج ہیں۔

☆ اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم

☆ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا

اللہ تعالیٰ ان ابتلاؤں میں ہمارے قدموں کو ثبات بخشے۔ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ ہمیں اپنے امام کی ہر نصیحت اور ہر حکم کی تعمیل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ حضرت مسیح موعود ایسے حالات میں ثبات اختیار کرنے والوں سے متعلق فرماتے ہیں۔

صادق آں باشد کہ ایام بلا
مے گزارد با محبت با وفا

یعنی صادق وہ ہوتا ہے کہ ابتلاؤں کے دن محبت اور وفاداری سے گزارتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے شہداء کے درجات بلند کرے ان کے ورثاء کو رحمت اور فضل کے سائے تلے رکھے ہمارے زخمی ہونے والے بھائیوں کو صحت اور تندرستی اور لمبی عمر سے نوازے اور ہم پر ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ڈالے اور ہر مشکل میں ہر احمدی کی حفاظت فرماوے۔ آمین

خطبہ جمعہ

جن ملکوں کا میں نے دورہ کیا ہے وہاں پر بیعت کرنے والا چاہے وہ عربی بولنے والے ممالک سے تعلق رکھتا ہے یا وہاں کا مقامی ہے اس میں ایسا اخلاص ہے جسے بیان کرنا ممکن نہیں

بہت سے لوگوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بعض کو خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی طرف رہنمائی فرمائی

ایم ٹی اے العربیہ اور ایم ٹی اے کے دوسرے چینلز کے ان تمام کارکنان کے لئے بھی دعا کی تحریک جو سکرین کے پیچھے رہ کر غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہے ہیں

سپین میں جماعت کی دوسری بیت الذکر کا سنگ بنیاد۔ ٹیورین اٹلی میں ’کفن مسیح‘ کی زیارت اور ممتاز پادریوں سے گفتگو میں احمدیت کی تعلیمات کا پُراثر تذکرہ

فرانس، سپین، اٹلی، سوئٹزرلینڈ اور سٹراس برگ کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال اور تائید و نصرت اور قبولیت اور شیریں ثمرات کا نہایت مفید، معلوماتی اور ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30/اپریل 2010ء بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ چند ہفتے مَیں یورپ کے بعض ممالک کے سفر پر رہا ہوں۔ ان دنوں میں پہلے تو وکالت تبشیر جو گزشتہ چند مہینوں سے پروگرام بنا رہی تھی وہ افریقہ کے بعض ممالک کے دورے کا تھا۔ اس کے لئے تیاریاں بھی ہو رہی تھیں۔ جائزے بھی شروع ہو چکے تھے۔ مغربی افریقہ کے بعض ایسے ممالک جن میں مَیں پہلے نہیں گیا سیرالیون وغیرہ، ان جماعتوں کا مطالبہ بھی تھا اور میری خواہش بھی تھی۔ لیکن پھر ان ممالک سے جنوری فروری میں اطلاعیں آنی شروع ہو گئیں کہ سیاسی بھی اور ملکی بھی حالات ایسے نہیں ہیں کہ دورہ کیا جائے۔ تو بہرحال اس وجہ سے پھر وہ دورہ ملتوی کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی اسی میں مرضی تھی۔ لیکن یہ دورہ ملتوی کرنے کے بعد بھی میرا کسی ملک کے دورہ کا پروگرام نہیں تھا۔ پھر سپین کے جلسہ کی اطلاع ملی تو سپین جانے کی دل میں تحریک پیدا ہوئی۔ پھر اٹلی کے مشن ہاؤس وغیرہ خریدے گئے تھے وہاں جانے کا خیال آیا۔ جب اٹلی کا پروگرام بنا تو سوئٹزرلینڈ والوں نے کہا کہ اب قریب آ گئے ہیں تو وہاں کا بھی دورہ کر لیں، اس کا دورہ کئے بھی کئی سال ہو گئے ہیں۔ بہرحال بغیر کسی planning کے یہ پروگرام بنتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سفر میں بڑی برکت عطا فرمائی اور یہ سفر جہاں ان متعلقہ جماعتوں کے افراد کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنا، میرے لئے بھی بنا اور ہر کام میں خدا تعالیٰ کی حکمتوں کا مزید ادراک پیدا ہوا۔

سپین کے دورے کا پروگرام بنانے کے بعد بھی میں نے سپین جماعت کو نہیں بتایا تھا کہ جلسہ میں شرکت کر رہا ہوں۔ اندازاً ان دنوں کا پروگرام تھا۔ وہ یہی سمجھتے تھے کہ شاید میرا جماعتی جائزے کا دورہ ہوگا یا شاید کچھ سیر کا دورہ ہو۔ تو یہاں جانے سے پہلے امیر صاحب سپین کا پیغام آیا کہ ان دنوں میں جلسہ بھی ہے جو پہلے سے مقرر شدہ ہے اور جلسہ سے ایک دو دن پہلے آپ آ رہے ہیں۔ اگر فوری طور پر جلسے میں شمولیت ان دنوں میں مشکل ہو جائے تو جلسے کو ایک ہفتہ آگے کر لیا جائے؟ تو میں نے انہیں کہا کہ میرے علم میں ہے کہ جلسہ ہے اور اسی لئے میں نے یہ تاریخیں مقرر کی ہیں جلسہ آگے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال بتانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ دورے کا پروگرام پہلے سے کسی معین اور منظور شدہ پروگرام کے بغیر بنا تھا۔ یہاں تک کہ جیسا کہ میں نے کہا سپین کی جماعت جن کا جلسہ ہو رہا تھا، انہیں بھی پوری طرح یقین نہیں تھا کہ میں جلسہ میں شامل ہوں گا۔

اس سفر میں پہلا قیام فرانس کا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مراکش، الجزائر وغیرہ کے لوگوں میں جوان یورپین ممالک میں رہ رہے ہیں، جماعت کی طرف بڑی توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اور بڑی بیعتیں ہو رہی ہیں۔ اسی طرح بعض جزیرے جو فرانس کے زیرِ اثر ہیں جن میں افریقن آبادی ہے۔ اسی طرح افریقہ کے فرانسیسی بولنے والے علاقے ہیں ان کے جو افراد فرانس میں آئے ہوئے ہیں ان میں سے بھی بیعتیں ہو رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تعداد میں ہو رہی ہیں۔ یہ لوگ بڑے فعال اور فوری طور پر نظامِ جماعت میں سموئے جانے والے بن رہے ہیں۔ نیشنل مجلس عاملہ میں بھی ان نومبائعین میں سے ایک اچھی تعداد شامل ہے۔ فرانس میں ایک فرنچ اور ایک بیلجیئم اور مراکش کے چند باشندوں نے بیعت بھی کی تھی اور بیعت کے دوران بھی عجیب جذباتی کیفیت ان پر طاری تھی۔ بہت سے نومبائعین کی پہلی ملاقات تھی۔ ان کے بھی عجیب جذبات تھے۔ کئی ایک ایسے تھے، جب میں ان سے پوچھتا کہ کوئی بات یا سوال؟ تو یہی کہتے تھے کہ دعا کریں کہ ہمارے ایمان میں ترقی ہو۔ ہمارے تقویٰ میں ترقی ہو۔ حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانے اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی ایک لگن ان لوگوں میں ہے۔ خلافت سے وفا کے تعلق کا اظہار بھی وہ کرتے تھے اور ان کی آنکھوں اور حرکات سے بھی وہ نظر آتا تھا اور جوان کے جذبات تھے اس کا بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ رپورٹیں شائع ہوں گی ان میں آپ پڑھ لیں گے یا ہوسکتا ہے پڑھ بھی لی ہوں۔ لیکن ان نومبائعین کی حالت کو میرے خیال میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اور صرف فرانس میں ہی نہیں، جن ملکوں کا میں نے دورہ کیا ہے، وہاں ہر بیعت کرنے والا چاہے وہ عربی بولنے والے ممالک سے تعلق رکھتا ہے یا وہاں کا مقامی ہے اس میں ایسا اخلاص ہے جسے بیان کرنا ممکن نہیں۔ عربی بولنے والوں میں سے تو ہر ملک کے احمدیوں نے مجھے بتایا کہ ایم۔ ٹی۔ اے 3 العربیہ جو ہے، اس کے ذریعے سے ہمیں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ پھر یہ کہ ہم نے یہ پیغام سن کر دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی۔ بعض ایسے بھی تھے جن کو خدا تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعے خود رہنمائی فرمائی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود یا کسی خلیفہ کو خود خواب میں دیکھا۔ ایم ٹی اے العربیہ کا میں نے کہا ہے۔ وہ لوگ جب بھی اس کا ذکر کرتے تھے تو ایم ٹی اے 3 العربیہ کی ٹیم کے افراد کو نام بنام دعائیں دیتے تھے۔ خاص طور پر وہ افراد جو سوال و جواب کی الحوار المباشر کی مجلس میں آتے

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جزادے اور ان کے ایمان وایقان اور اخلاص میں اضافہ کرے جو حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانے میں دن رات مصروف ہیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے دوسرے چینلز بھی ہیں۔ ان کے تمام کارکنان کو بھی اللہ تعالیٰ جزادے جو سامنے تو نہیں آتے لیکن سکرین کے پیچھے غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بہرحال میں فرانس کی بات کر رہا تھا۔ فرانس میں مخلصین کے درمیان میرے دو دن پلک جھپکتے میں گزر گئے۔ پتا نہیں لگا کتنی جلدی گزرے اور سپین کے لئے روانگی ہوئی۔

دو دن کے سفر کے بعد سپین (پیدروآباد) جہاں ہماری (۔) بشارت ہے، ہم وہاں پہنچے۔ وہیں دو دن کے بعد جلسہ بھی شروع ہونا تھا۔ احباب جمع ہوئے تھے۔ پرتگال سے بھی احباب جماعت آئے ہوئے تھے۔ مراکش سے بھی جماعت کے افراد آئے ہوئے تھے۔ پرتگال ابھی تک سپین کے زیر انتظام ہے۔ اس لحاظ سے کہ سپین کے مشنری انچارج جو ہیں وہی اب تک پرتگال کی جماعت کو بھی سنبھالتے تھے۔ میرے جانے سے پہلے (۔) کے آنے کی کوشش ہو رہی تھی اور اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو بھی فعّال کرے۔

پرتگال میں بھی (۔) کے لئے رقبہ لینے کی کوشش ہو رہی ہے۔ تقریباً سودے کے قریب ہے۔ اللہ کرے پرتگال میں بھی جلد (۔) بن جائے اور جماعت کی ترقی کا باعث بنے۔ پرتگال میں بھی مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کی ایسی بڑی تعداد ہے جو مذہب میں دلچسپی رکھنے والی ہے اور وہاں خاصی تعداد میں بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ لیکن سنبھالنے کے لئے اور مزید .... کے لئے (۔) بہت ضروری ہے۔ (۔) بننے سے انشاءاللہ تعالیٰ مقامی لوگوں میں بھی امید ہے (۔) کا میدان کھلے گا۔ وہاں جو نئے (مربی) گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ صحیح طور پر کام کرسکیں۔

اسی طرح مراکش کی جماعت کے صدر صاحب بھی بعض افراد کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ سپین کے قریب ہونے کی وجہ سے شروع میں سپین کے ذریعے ہی وہاں جماعت قائم کی گئی تھی۔ اب ماشاءاللہ یہ جماعت بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی جماعت ہے۔ اخلاص و وفا میں بھی بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح سپین میں بھی عربی بولنے والے احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ یہاں بھی چند بیعتیں ہوئیں اور دستی بیعت کا بھی پروگرام بنا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان وایقان میں برکت ڈالے۔ ترقی عطا فرمائے۔

سپین کا جلسہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جو مہمان آئے تھے وہ بھی بڑا اچھا اثر لے کر گئے۔ بعض نے بعد میں مجھ سے ملاقات کی اور اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

میں نے گزشتہ دورہ سپین میں 2005ء میں ویلنیسیا میں جماعت کی دوسری (۔) تعمیر کرنے کا اظہار کیا تھا اور جماعت کو تلقین کی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے قریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ کے اندر اندر ہی ایک جگہ ایک پلاٹ اور اس پر بنا ہوا ایک گھر جماعت کو خریدنے کی توفیق عطا فرمائی جو مشن ہاؤس اور سنٹر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ لیکن وہاں کی کونسل کی طرف سے بعض روکیں کھڑی کی جارہی تھیں جس کی وجہ سے ابھی تک باوجود (۔) کا پلان کونسل میں جمع کروانے کے (۔) کی تعمیر کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ اب وہاں حالات میں کچھ تبدیلی کی صورت پیدا ہوئی ہے اور امید ہے انشاءاللہ تعالیٰ (۔) کی اجازت مل جائے گی۔ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا میں وہاں (۔) کی بنیاد بھی رکھ آیا ہوں۔ دعا کریں جو کاغذی کارروائیاں ہیں، روکیں ہیں اللہ تعالیٰ وہ بھی اب دور فرمادے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں وہاں (۔) کی تعمیر کی توفیق دے اور وہ (۔) پھر اس علاقے میں احمدیت اور (۔) کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بن جائے۔ جہاں (۔) کی جگہ ہے وہ بڑا خوبصورت علاقہ ہے۔ اچھی جگہ ہے۔ امید ہے انشاءاللہ تعالیٰ (۔) بننے کے بعد (۔) کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا موقع ملے گا اور لوگوں کو (۔) اور جماعت کے بارے میں جو غلط تحفظات ہیں وہ بھی دور ہوں گے۔ ویلنسیا کے علاقے میں (۔) کی آبادی سولہویں صدی تک رہی ہے اور اس علاقے کے (۔) نے بڑی قربانی دے کر تین چار سو سال بعد تک (۔) اپنے اندر قائم رکھا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ علاقہ دوبارہ (۔) کی آغوش میں آجائے۔

اسی طرح پیدروآباد کے قریب اب جماعتی ضروریات کے تحت (۔) کے ساتھ تعمیر کی ضرورت تھی۔ جماعتی ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ لجنہ ہال اور ایک گیسٹ ہاؤس وغیرہ کی تعمیر کی بنیاد بھی رکھی گئی۔ سپین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں ان کو (۔) کی طرف توجہ دلائی گئی اور دوسرے بعض معاملات کی بھی منصوبہ بندی ہوئی۔ انہوں نے وعدہ بھی کیا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ اب اس بارے میں تیزی پیدا کریں گے اور جو سستیاں ہوئی ہیں ان کا مداوا کریں گے۔ اللہ ان کو بھی توفیق دے۔ جب دنیا میں (۔) کے خلاف جگہ جگہ محاذ ہے تو یہی وقت (۔) کا بھی ہے۔ یہی میں نے ان کو بھی کہا اور ہر ایک کو کہتا ہوں۔ لوگوں کی توجہ ہے اور نیک فطرت لوگ جو ہیں جب مخالفت کی باتیں سنتے ہیں تو حقیقت بھی جاننا چاہتے ہیں۔ میرے مختلف جگہوں پر جانے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ بھی پیدا ہوتی تھی تو ہمارے لوگوں کو احمدیت کے تعارف میں کچھ لٹریچر ان لوگوں کو دینے کی توفیق بھی ملتی تھی، موقع مل جاتا تھا۔ بہرحال سپین کے سفر میں دس بارہ دن مصروفیت میں گزرے۔ ان کی رپورٹیں بھی جیسا کہ میں نے کہا آپ پڑھ لیں گے۔

یہاں سے تقریباً تین دن کے سفر کے بعد ہم اٹلی پہنچے ہیں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ہر جگہ مشاہدہ کیا ہے۔ اٹلی ایک ایسا ملک ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ (۔) بھی وہاں بھجوائے گئے تھے۔ لیکن بعض نامساعد حالات کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1937ء میں ملک محمد شریف صاحب کو روم جانے کا حکم فرمایا تھا اور ان کی (۔) سے 1940ء تک کچھ لوگ احمدیت میں داخل بھی ہوئے تھے۔ پھر جنگ کے حالات کی وجہ سے ملک صاحب کو 1944ء تک جنگ عظیم دوئم کے حالات کی وجہ سے دشمن کے قیدی کیمپ میں رہنا پڑا۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرم محمد ابراہیم خلیل صاحب اور مولوی محمد عثمان صاحب کو اٹلی بھجوایا اور ملک صاحب کو امیر مقرر کیا۔ ملک صاحب نے ان دونوں کو سسلی بھجوا دیا۔ سسلی بھی اٹلی کا وہ جزیرہ اور علاقہ ہے جہاں تقریباً 260 سال تک (۔) کی حکومت رہی ہے۔ یہاں پہلے تو (۔) کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک دفعہ تو ان کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر نکل جانے کا نوٹس بھی ملا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حکومت نے نکل جانے کا نوٹس کینسل کیا اور کچھ عرصہ وہاں رہے۔ لیکن بہرحال مشکل حالات ہی تھے، اٹلی کا مشن بند ہوگیا۔ اور ان واقعات کی ایک لمبی تفصیل ہے۔ ان (۔) کے بڑے ایمان افروز واقعات ہیں۔ ان کا ذکر بھی ہوسکتا ہے رپورٹ لکھنے والے کچھ نہ کچھ رپورٹ میں دے دیں گے انشاءاللہ۔ جیسا کہ میں نے کہا جب مشن بند ہوا تو یہ دونوں (۔) وہاں سے چلے گئے لیکن ملک شریف صاحب اپنے گزارے کا سامان خود پیدا کر کے 1955ء تک اٹلی میں رہے ہیں اور (۔) کا کام کیا ہے۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 339 تا 344 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) اس کے بعد باقاعدہ رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے جو احمدی وہاں ہوئے تھے (ان کے زمانے میں تیس چالیس کا ذکر تو انہوں نے ایک جگہ پہ کیا ہوا ہے) ان کی نسلوں میں آگے شائد احمدیت قائم نہیں رہی۔ بہرحال اب اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے ہیں کہ پاکستانی احمدی بھی اچھی تعداد میں وہاں پہنچے ہیں۔ نیز گھانین احمدی بھی کافی تعداد میں وہاں ہیں۔ بلکہ ایک شہر کی جماعت ہی پوری گھانین احمدیوں کی ہے اور عربوں میں مراکش اور الجزائر وغیرہ کے لوگوں میں سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص جماعت بن رہی ہے۔ ان عربی بولنے والوں والے احمدیوں کی فدائیت کا تو عجیب حال ہے۔ جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ ان کا یہاں بھی یہی حال ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد جذبات سے مغلوب ہو کر رونے لگ جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایک خطبے میں ذکر کیا ہے کہ جماعت کو مشن ہاؤس اور سینٹر خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ 2008ء میں یہ خریدا گیا تھا اور (۔) کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہے اور میئر اور مقامی کونسلر وغیرہ جو ہیں اس کے لئے بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزادے اور جلد یہاں بھی (۔) بنانے کی توفیق ہمیں مل جائے۔ یہاں بھی دو تین احباب و خواتین نے بیعت کی۔ اور اسی طرح گزشتہ چند ماہ میں جو بیعت

کرنے والے ہیں، انہوں نے بھی دستی بیعت کی۔ الحمدللہ۔

یہاں ایک ریسپشن کا پروگرام بھی جماعت نے بنایا تھا جس میں ہمارے سینٹر بیت التوحید کے علاقے یعنی اس شہر کے میئر (اس شہر کا نام کافی لمبا ہے san pietroin casale سان پیاٹرووان کسیلے) اور کونسلر تھے اور پڑھے لکھے لوگ بھی تھے۔ پولیس افسران بھی تھے۔ اس میں ساتھ کے جو شہر ہیں ان کے میئر تھے۔ ایک شہر کے میئر کے نمائندے آئے ہوئے تھے اور سب نے جماعت کے بارے میں بڑا اچھا اظہارِ خیال کیا۔ جماعت کی خدمات کو سراہا۔ تعلیم کو سراہا۔ آخر میں میں نے بھی قرآن کریم کے حوالے سے (۔) کی خوبصورت اور امن پسند تعلیم کے متعلق بیان کیا اور اس زمانے کے امام اور مسیح موعود نے اس خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتایا ہے اس کے حوالے سے بات کرتے ہوئے (۔) کے نام سے بلاوجہ نفرت کرنے کی بجائے اس خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دینے کی طرف توجہ دلائی اور پھر یہ بتایا کہ ہمارے اس سینٹر کے حوالے سے چند ماہ پہلے اس علاقے میں ہمارے خلاف بڑا شور اٹھا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس علاقے کے میئر اور ہمسایہ شہر کے میئر اور ہمارے آرکیٹیکٹ جو اٹالین ہی ہیں، اور مشن ہاؤس کی Renovation کا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہمارے حق میں اس علاقے میں بڑا کام کیا۔ بہرحال میں نے ان کو بتایا کہ (۔) کی تعلیم تو بڑی خوبصورت تعلیم ہے اس لئے نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنے کی بجائے آپس میں محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ریسپشن بھی اچھی رہی۔ اللہ کرے کہ اس کے بعد ہمارے حق میں مزید زمین ہموار ہوجائے۔ یہاں کے بعض تاریخی شہر بھی دیکھنے کا موقع ملا۔

یہاں چار پانچ دن قیام کے بعد سوئٹزرلینڈ روانہ ہوئے۔ لیکن مجھے لندن سے جانے سے پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ ٹیورین میں اس کپڑے کی نمائش ہو رہی ہے جسے یہ کفنِ مسیح کہتے ہیں ....صدر جماعت نے پوچھا کہ کیا آپ اس کو دیکھنا پسند کریں گے؟ یہیں مجھے اطلاع مل گئی تھی۔ میں نے کہا انشاء اللہ ضرور دیکھیں گے۔ انہوں نے وہاں چرچ کی انتظامیہ سے بات کی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بڑی خوشی ہوگی اگر جماعت احمدیہ کے خلیفہ اسے دیکھنے آئیں اور ہم اس کے لئے خاص انتظام بھی کر دیں گے۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ جاتے ہوئے شہر ٹیورین راستے میں آتا ہے۔ ہم دوپہر کے وقت وہاں پہنچے ہیں اور شام پانچ بجے اس چرچ میں گئے ہیں جہاں اس کی نمائش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتظام ہوا ہے۔ میرے ذہن میں نہیں تھا کہ نمائش لگی ہوئی ہے۔ باوجود اس کے کہ غالباً میر محمود احمد صاحب کی طرف سے اطلاع آئی تھی کہ یہ نمائش لگ رہی ہے اور لندن سے کسی کو بھیج دیں تاکہ دیکھ لے اور آج کل اس زمانے میں بھی ہمارا جماعت احمدیہ کا کوئی عالم اس کا گواہ بن جائے کہ اس نے یہ شراؤڈ (shroud) دیکھا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی عالم کی بجائے مجھے خود ہی جو حضرت مسیح موعود کا ایک ادنیٰ غلام ہوں اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ خود دیکھ لوں۔ اٹلی کے پروگرام کے باوجود جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ٹیورین جانا ہوگا۔ جو روٹ بنا اس کے راستے میں ٹیورین بھی آتا ہے۔ اگر نہ بھی آتا تو جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اس نمائش کی وجہ سے وہاں میں ضرور جاتا۔ بہرحال جب ہم وہاں گئے ہیں تو نمائش کے جو ڈائریکٹر ہیں جو ان کی پادریوں کی کونسل کے بڑے پادریوں میں شمار ہوتے ہیں وہ استقبال کے لئے موجود تھے۔ انہوں نے ایسا انتظام کیا اور ایسے دروازے سے ہمیں لے کر گئے جہاں سے عام پبلک نہیں جاتی۔ عموماً وہاں کیمروں کی اجازت نہیں ہوتی۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کیمرہ بے شک استعمال کریں۔ لیکن فلیش استعمال نہ کریں بہرحال ایم ٹی اے کے کارکنوں اور ہمارے فوٹوگرافروں نے وہاں تصویریں لی ہیں۔ پہلے ہال میں جب ہم داخل ہوئے ہیں تو انہوں نے ہمیں جا کر بڑی سکرین پر شراؤڈ کی تصویریں دکھائیں اور دکھا کر اس کے ساتھ وضاحت کرتے رہے اور ہر عکس کے بارے میں بتاتے رہے کہ کس چیز کا ہے یہ چہرہ ہے، ہاتھ ہے، پاؤں ہیں۔ کلوز اپ کر کے دکھاتے تھے۔ لیکن یہ سب دکھانے کے ساتھ ان ڈائریکٹر صاحب نے مختصر تعارف بھی اس کا بیان کیا اور بتایا کہ چودھویں صدی سے اس شراؤڈ کی تاریخ کا پتا ہے کہ کہاں کہاں رہا ہے؟ لیکن بعض شواہد ایسے ہیں جن سے پانچویں صدی عیسوی میں بھی جہاں جہاں یہ رہا ہے اس کا پتا لگتا ہے بہرحال اسی تسلسل میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ ایک کپڑا ہے جس کی لمبائی 4.42 میٹر ہے۔ چوڑائی 1.13 میٹر ہے۔ اس پر ایک شخص کا عکس ہے۔ جو کسی بہت بڑے نیک شخص کا عکس لگتا ہے اور انہوں نے یہ کہا اگر اس کپڑے کی تاریخ وغیرہ پر غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ کا عکس ہے اور اس کی 1898ء میں ایک شخص نے تصویر لی تھی جس کا نام Secondo Pia تھا۔ غالباً pronounce اسی طرح ہی کرتے ہیں اور اس تصویر میں اس کپڑے کے عکس کا پوزیٹو (Positive) بنا اور یوں حقیقی شکل بھی سامنے آئی۔ بہرحال پھر اس کے بعد یہ ہمیں چرچ کے بڑے ہال میں لے گئے۔ جہاں لوگ گزرتے جا رہے تھے اور سامنے سٹیج کی طرح کی ایک جگہ پر بہت بڑے شیشے کے بکس میں اس کی نمائش کی جا رہی تھی۔ اس کے پیچھے روشنی پڑ رہی تھی۔ ان ڈائریکٹر نے بتایا کہ اس ڈبے کے اندر بھی بعض گیسز ہیں جو اس لئے اندر رکھ چھوڑی ہیں یا چھوڑی جاتی ہیں تاکہ یہ کپڑا خراب نہ ہو۔ بہرحال ہمیں انہوں نے باقی لوگوں کو وقفہ دے کر آنا بند کر کے اس بکس کے قریب ترین گلی تھی وہاں کھڑا کر دیا جہاں سے ہم نے کافی دیر تک اس کو دیکھا۔ تصویریں لینے والوں نے تصویریں بھی لیں۔ شاید کسی اور کو بھیجتے تو اتنی دیر تک اور اتنے غور سے دیکھنے کا ان کو موقع نہ ملتا۔ جو وہاں بروشر ہمیں دیا گیا تھا جس پر تفصیلات لکھی ہوئی تھیں تصویریں بنی ہوئی تھیں اس میں بھی لکھا ہوا تھا اور ڈائریکٹر نے بتایا کہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان پولنز (Polens) سے جو شراؤڈ پر لگے ہوئے ہیں یہ کپڑا فلسطین اور مشرقِ وسطیٰ کے علاقے سے آیا ہے اور یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم جو اسے کفنِ مسیح کہتے ہیں یہ صحیح ہے۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ 1898ء میں یہ تصویر لی گئی تھی اور اس کے بعد سے اس کپڑے کو پہلے تو متبرک سمجھا جاتا تھا پھر اس کو کفنِ مسیح بھی کہنے لگے۔ اُس زمانے میں 1899ء میں حضرت مسیح موعود نے ''مسیح ہندوستان میں'' کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ چھپی تو 1908ء میں لیکن لکھی اس وقت گئی تھی۔ گو اس کے علاوہ بھی آپ کی تحریرات اور کتب میں حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ بچ جانے اور مرہم عیسیٰ وغیرہ کا ذکر بھی آتا ہے۔ لیکن اس کتاب میں آپ نے تفصیل سے اس پر بحث فرمائی ہے۔ کفنِ مسیح کے بارے میں اس وقت تک شاید انگریزی لٹریچر میں کوئی بات نہیں آئی تھی تفصیلات نہیں آئی تھیں۔ گو کہ کہتے ہیں کہ اٹالین اور جرمن میں معلومات تھیں اس لئے حضرت مسیح موعود نے اس کفن کا ذکر تو نہیں فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے لئے آپ کے وقت میں ہی مزید حقائق ظاہر فرما کر حضرت عیسیٰ کے صلیب سے بچ جانے کے مزید شواہد مہیا فرما دیئے۔ بہرحال اس نمائش کو دیکھنے کے بعد یہ ڈائریکٹر صاحب ہمیں ساتھ ایک کیتھیڈرل تھا اس کی عمارت میں لے گئے۔ پہلے نیچے سے دکھایا پھر اوپر والی منزل میں لے گئے کہ لائبریری اوپر ہے اور اوپر جا کر لائبریری دیکھ لیں۔ میں نے کہا چلیں۔ لیکن جب ہم اوپر پہنچے ہیں تو ایک اور صاحب وہاں کھڑے تھے جو پروفیسر صاحب تھے۔ ان کے بارے میں انہوں نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ بھی ملیں گے۔ یہ پروفیسر اس دینی ادارے کے اسلامی علوم کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ مختلف عرب ممالک میں رہ کر انہوں نے تعلیم حاصل کی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا وہ وہاں کھڑے تھے۔ پھر یہ دونوں ایک میٹنگ ہال میں ہمیں لے گئے کہ پہلے یہاں کچھ دیر بیٹھتے ہیں۔ بڑے احترام سے انہوں نے وہاں بٹھایا۔ پھر آپس میں مختلف سوال جواب شروع ہوئے، باتیں شروع ہوئیں۔ مجھ سے انہوں نے پوچھا کہ کیوں دیکھنے کا شوق پیدا ہوا؟ کیا جذبات اور تأثرات ہیں؟۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس سے پہلے میں ان کا مزید تعارف کرا دوں۔ میں نے پہلے تعارف تو کروایا ہے کہ بڑے پادری تھے لیکن یہ ڈائریکٹر جن کا میں نے ذکر کیا ہے کفنِ مسیح کی حفاظت کے لئے متعین جو کمیٹی ہے اس کے صدر بھی ہیں اور یہ نمائش بھی ان کی نگرانی میں ہو رہی ہے۔ ان کا نام مونسونیئر لیبرٹی ہے اور جو اسلامی علوم کے ماہر ہیں یہ مستشرق ہیں ان کا نام ڈون تینونیگری ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ اس شہر میں آنے کا پروگرام تو اتفاقاً بن گیا تھا لیکن جب پتا لگا کہ کفنِ مسیح کی نمائش ہو

رہی ہے تو دیکھنے کا شوق بھی پیدا ہوا اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم جو جماعت احمدیہ سے منسلک ہیں اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ کپڑا یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہوگا۔ لیکن اس کے لئے یہ جو نتیجہ آپ اخذ کرتے ہیں اس سے ہمارا نظریہ مختلف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ یہودیوں نے جب انہیں صلیب پر مارنا چاہا تو چونکہ یہ موت جو ہے ایک نبی کی شان کے خلاف ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں صلیب سے بچا لیا اور بانی جماعت احمدیہ جنہیں ہم مسیح موعود مانتے ہیں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کو ثابت بھی فرمایا ہے اور یہ کپڑا بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی موت کا نہیں بلکہ زندگی یعنی صلیب سے بچ جانے کا ثبوت ہے۔ اس لحاظ سے یہ متبرک ضرور ہے۔ لیکن ہمارے اور آپ کے نظریات میں اختلاف ہے۔

وہ مستشرق کہنے لگے کہ آپ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں فوت ہوئے؟ میں نے کہا ہاں بالکل یہی بات ہے بلکہ حضرت مسیح موعود نے ہی یہ ثابت فرمایا ہے اور آپ کی اس بارے میں ایک کتاب بھی ہے جس کا نام ''مسیح ہندوستان میں'' ہے۔ بہر حال مختلف سوالات ہوتے رہے جماعت احمدیہ کی خلافت کے انتخاب کے طریق کے بارے میں۔ پھر اور باتیں ہوئیں۔ ان کو میں نے کہا یہ بھی میری ایک خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس کپڑے کو دیکھنے کا موقع ملا جسے آپ کفن کہتے ہیں۔ جس کی نمائش عموماً بیس پچیس سال بعد ہوتی ہے۔ تو پھر انہوں نے بتایا کہ یہ ضروری نہیں۔ بعض دفعہ کم سالوں بعد بھی ہوئی، مثلاً 1998ء میں ہوئی پھر 2000ء میں۔ 1998ء میں تو تقریباً بیس سال کے بعد ہوئی تھی، لیکن 2000ء میں حضرت عیسیٰ کے دو ہزار سال پورے ہونے کی وجہ سے انہوں نے نمائش کی۔ اور اس سال بھی انہوں نے بتایا کہ پروگرام ایسا نہیں تھا لیکن پوپ نے حکم دیا تھا کہ نمائش کی جائے۔ اور یہ نمائش 10 مئی تک جاری رہے گی۔ بہر حال بہت خلقت تھی ہجوم تھا جو اس نمائش کو دیکھنے آتے تھے۔ دس سال بعد یہ نمائش ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے سفر اور اس نمائش کو بھی ملا دیا اور اس طرح ہمیں بھی دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اپریل کے آخر میں 2 مئی کو پوپ نے اس نمائش کو دیکھنے آنا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے دیکھنے کا موقع دیا۔ پھر انہوں نے اپنی باتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکالیف کا ذکر کیا تو میں نے انہیں کہا کہ انبیاء تکالیف اٹھاتے ہیں اور اس زمانے میں جو مسیح موعود ہیں انہوں نے بھی بہت سی تکالیف برداشت کی ہیں۔ بہر حال پھر جماعت کے بارے میں پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ مختلف مذاہب کے ساتھ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور ڈائیلاگ کرتے ہیں؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مذہب کے بارے میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت واضح کر دی ہے جو چاہے اب مانے یا نہ مانے۔ اور ہدایت دینا ویسے بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ لیکن دوسری طرف جو انسانی قدریں ہیں ان کا پاس کرتے ہوئے ہم ہر مذہب کے شخص کی عزت بھی کرتے ہیں اور احترام بھی کرتے ہیں اور بات بھی کرتے ہیں۔ بہر حال مذاہب، امن بین المذاہب سیمینارز وغیرہ کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے انہیں باتوں میں یہ بھی کہا، انہوں نے اس بارہ میں بھی سوال کیا تھا تو جواب میں مجھے کہنا پڑا کہ آج عیسائی دنیا دنیاوی لحاظ سے جو ترقی کر رہی ہے یہ سب کچھ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بدولت، ان کے خدا ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی ان تکالیف کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی وجہ سے آپ کو مل رہا ہے اور یہ جو تمہاری اتنی عالی شان عمارت ہے اور یہ سب سامان ہے یہ انہی کا مرہونِ منت ہے اور میری دعا ہے کہ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقی پیغام کو سمجھنے والے بنو اور اس کو پھیلاؤ۔

بہر حال پھر انہوں نے اس کے بعد لائبریری دکھائی اور پھر میں نے ان سے پوچھا کہ (۔) کے بارے میں بھی اگر کتب رکھی جائیں، قرآنِ کریم بھی ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے مثبت جواب دیا۔ تو میں نے انہیں کہا کہ ہماری ایک انگریزی کی کمنٹری ہے فائیو والیم (Five volumes) میں وہ ہم بھجوا دیں گے۔ اسی طرح کیونکہ وہاں ان کے بعض عربی پڑھنے والے سکالر بھی تیار ہوتے ہیں، ان کے لئے تفسیرِ کبیر کا عربی ترجمہ جو مومن طاہر صاحب نے بڑی محنت سے کیا ہے وہ بھی میں نے کہا، ہم بھجوائیں تو رکھیں گے؟ انہوں نے کہا کہ بڑی خوشی سے۔ تو بہر حال اس کا بھی انتظام وہاں ہو گیا۔ یہ سفر ہمارے لئے جہاں معلوماتی تھا وہاں جماعت اور (۔) کے تعارف کا باعث بھی بن گیا۔ اللہ کرے کہ عیسائی دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگ جائے کہ کفنِ مسیح اصل میں کفن نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے زندہ بچ جانے اور لمبی عمر پانے کا ایک معجزاتی نشان کا ثبوت ہے۔

مکرم سید میر محمود احمد صاحب کی نگرانی میں ربوہ میں مرہمِ عیسیٰ پر ریسرچ ہوئی ہے اور مزید وہ کر بھی رہے ہیں۔ اس سے بھی یہ ثابت ہے کہ اس مرہم کی وجہ سے بھی ایک خاص ٹمپریچر اور حالات میں اس قسم کے کپڑے پر عکس نمودار ہوئے۔ انہوں نے لڑکے پر تجربہ کیا اور اس کی شبیہ بن گئی۔ ان کی ریسرچ بھی اب آگے بڑھ رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی فرمایا تھا کہ بعض کیمیائی عمل بھی ہیں جن کی وجہ سے یہ عکس بنا۔ امونیا اور سلفر کی وجہ سے جو کیمیائی عمل ہوئے اور اس علاقے میں دونوں چیزوں کے ذخائر موجود ہیں اور بعید نہیں کہ جب زلزلہ آیا ہو تو اس وقت یہ گیسز نکلی ہوں جس کی وجہ سے وہ عکس جو ان میں ہے اور زیادہ مضبوط ہو گیا اور فکس (Fix) ہو گیا۔ مکرم میر محمود احمد صاحب کا میں نے ذکر کیا ان کی ٹیم اس نہج پر بھی کام کر رہی ہے۔ اور ان کی تحقیق کو ایک عیسائی سکالر نارما والر (Norma Waller) نے جو یہیں کی انگلستان کی ہیں بڑا سراہا اور اپنی ایک کتاب میں اس ریسرچ کا ذکر بھی کیا۔ سنا ہے کہ وہ فوت ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور سکالر پیدا کر دے گا جو اس ریسرچ کو آگے لے جانے والے ہوں گے کیونکہ ابھی تک تو یہی ہوتا آیا ہے کہ (۔) کے حق میں (۔) کی صداقت کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ عیسائیوں سے بھی بعض ایسی باتیں نکلواتا ہے جو ہمارے حق میں جاتی ہیں۔ بہر حال یہ تحقیق جو ہے یہ دنیا کی مزید تسلی کے لئے کی جا رہی ہے۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اس یقین پر قائم ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ گئے تھے۔ کشمیر میں محلّہ خانیار میں دفن ہیں۔ لیکن آج کل پھر ایک رَو چلی ہوئی ہے کفنِ مسیح کے بارے میں بھی کہ اس کو غلط ثابت کیا جائے کہ یہ اتنے سال پرانا نہیں ہے بلکہ ہزار سال پرانا ہے۔ کوئی کہتے ہیں معین وقت نہیں ہے۔ لیکن بہر حال اس کو غلط ثابت کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس تصویر سے زندگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور یہ عیسائیت کو برداشت نہیں۔ بلکہ اب مسلمانوں کی طرف سے کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر دیکھنے پر بھی پابندی لگ گئی ہے۔ شاید یہ بھی کسی بڑی سازش اور اس کڑی کا نتیجہ ہو جس کے تحت آج کل کفنِ مسیح پر بحث ہو رہی ہے۔ کاش کہ جو چیزیں مسلمانوں کے پاس ہیں اس کے ذریعے وہ (۔) کی برتری ثابت کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود اس مرہمِ عیسیٰ کے بارے میں اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''رومی زبان میں حضرت مسیح کے زمانہ میں ہی کچھ تھوڑا عرصہ واقعہ صلیب کے بعد ایک قرابادین تالیف ہوئی جس میں یہ نسخہ تھا اور جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹوں کے لئے یہ نسخہ بنایا گیا تھا۔ پھر وہ قرابادین کئی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوئی یہاں تک کے مامون رشید کے زمانہ میں عربی زبان میں اس کا ترجمہ ہوا اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا (۔) سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا اور جن کتابوں میں ادویہ مفردہ کے خواص لکھے ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اُن چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضربہ یا سقطہ سے لگ جاتی ہیں''۔ یعنی چوٹ، مارنے کی چوٹ ہے یا گہرا زخم ہے۔ ''اور چوٹوں سے جو خون رواں ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہو جاتا ہے اور چونکہ اس میں مُر بھی داخل ہے اس لئے زخم کیڑا پڑنے سے بھی محفوظ رہتا ہے اور یہ دوا طاعون کے لئے بھی مفید ہے۔ اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ دوا صلیب کے زخموں کے بعد خود ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے الہام کے ذریعہ سے تجویز فرمائی تھی یا کسی طبیب کے مشورہ سے تیار کی گئی تھی۔ اس میں بعض دوائیں اکسیر کی طرح ہیں۔ خاص کر مُرّ جس کا ذکر توریت میں بھی آیا ہے۔ بہر حال اس

دوا کے استعمال سے حضرت مسیح علیہ السلام کے زخم چندروز میں ہی اچھے ہو گئے۔ اور اس قدر طاقت آ گئی کہ آپ تین روز میں یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پیادہ پا گئے"۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد15 صفحہ57-58)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا ہے:۔

"یعنی جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود علیهم اللعنة کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے اور یہودیوں نے چاہا کہ حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچ کر قتل کریں تو انہوں نے گرفتار کر کے صلیب پر کھینچنے کی کارروائی شروع کی مگر خدا تعالیٰ نے یہود کے بدارادہ سے حضرت عیسیٰ کو بچا لیا۔ کچھ خفیف سے زخم بدن پر لگ گئے۔ سو وہ اس عجیب و غریب مرہم کے چندروز استعمال کرنے سے بالکل دور ہو گئے۔ یہاں تک کہ نشان بھی جو دوبارہ گرفتاری کے لئے کھلی کھلی علامتیں تھیں بالکل مٹ گئے۔ یہ بات انجیلوں سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب حضرت مسیح نے صلیب سے نجات پائی کہ جو درحقیقت دوبارہ زندگی کے حکم میں تھی تو وہ اپنے حواریوں کو ملے اور اپنے زندہ سلامت ہونے کی خبر دی۔ حواریوں نے تعجب سے دیکھا کہ صلیب پر سے کیونکر بچ گئے اور گمان کیا کہ شاید ہمارے سامنے ان کی روح متمثل ہو گئی ہے تو انہوں نے اپنے زخم دکھلائے جو صلیب پر باندھنے کے وقت پڑ گئے تھے تب حواریوں کو یقین آیا کہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں کے ہاتھ سے ان کو نجات دی۔"

(ست بچن۔روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 301)

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" یہ فرماتے ہیں کہ:۔

"اس کتاب کو میں اس مراد سے لکھتا ہوں کہ تا واقعاتِ صحیحہ اور نہایت کامل اور ثابت شدہ تاریخی شہادتوں اور غیر قوموں کی قدیم تحریروں سے ان غلط اور خطرناک خیالات کو دور کروں جو (۔) اور عیسائیوں کے اکثر فرقوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پہلی اور آخری زندگی کی نسبت پھیلے ہوئے ہیں"۔

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد15 صفحہ3)

پھر آپ نے فرمایا:۔"سو میں اس کتاب میں یہ ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ 120 برس کی عمر پا کر سری نگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سری نگر محلّہ خانیار میں ان کی قبر ہے"۔

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد15 صفحہ14)

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں پہلے تو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچنے کے انجیلی دلائل دیئے ہیں۔ پھر قرآن و حدیث کی شہادتوں کا ذکر فرمایا۔ جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے بچنے کا پتا چل جاتا ہے۔ پھر تیسرے باب میں طب کی کتابوں کی شہادتوں کو بیان کیا ہے، جس سے صلیب سے زندہ بچنے کے بعد مرہمِ عیسیٰ کے استعمال اور اس سے شفا کا ذکر ہے پھر آخر میں آپ نے تاریخی شہادتوں کا جو کتبِ تاریخ سے لی گئی ہیں ان کا ذکر فرمایا ہے کہ نصیبین میں، افغانستان میں اور ہندوستان کی طرف ہجرت کی۔............

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ145)

بہرحال ٹیورین کے مختصر دورے کے بعد سوئٹزرلینڈ روانگی ہوئی۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض لوگوں کو بیعت کرنے کی توفیق ملی اور دستی بیعت بھی یہاں ہوئی۔ یہاں اٹلی کے ایک نوجوان ہیں جو بڑے سلجھے ہوئے ہیں یہیں کام کرتے ہیں اور دینی علم کے حصول کا بھی انہیں بہت شوق ہے۔ چند سال پہلے انہوں نے بیعت کی تھی۔ میرے ساتھ ان کی پہلی ملاقات تھی۔ جماعت کے کچھ لٹریچر کا وہ اٹالین میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ تو میں نے انہیں کہا کہ اس طرف بھی اب توجہ دیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے بھی کچھ ترجمے کریں۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس وقت "مسیح ہندوستان میں" اس کتاب کا ترجمہ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و معرفت میں بھی ترقی دے ان کے اخلاص اور ایمان میں بھی برکت ڈالے۔

جمعہ کے بعد سوئٹزرلینڈ سے فرانس کی طرف روانگی ہوئی اور سٹراس برگ میں قیام ہوا۔ دنیاوی لحاظ سے تو اس کی مشہوری ہے۔ یوروپین پارلیمنٹ کا مرکز ہے۔ لیکن یہاں جماعت کی اہمیت اس لحاظ سے ہے کہ یہاں جماعت کی تعداد بڑھ بھی رہی ہے اور دوسو کے قریب یہاں افراد ہیں اور خوشی کی بات یہ ہے کہ ستر فیصد غیر پاکستانی افرادِ جماعت ہیں اور اخلاص میں بڑھنے والے لوگ ہیں۔ یہاں بھی قیام کے دوران دو نئی بیعتیں ہوئیں اور بعض شخصیات سے ملنے کا موقع ملا۔ (۔) تعلیم بتانے کا اور (۔) کی تعلیم کی روشنی میں دنیا میں امن کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے اس بارے میں باتیں ہوئیں۔ یہاں کے آرچ بشپ کے نمائندہ مسٹر مائیکل ریبر (Micheal Reebar) آئے تھے اُن سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ آرچ بشپ نے آنا تھا لیکن وہ نہیں آئے۔ عالمی امن کے بارے میں (۔) تعلیم کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ بڑے شریف النفس انسان ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بعض عرب ممالک میں بھی رہے ہیں۔ عربی بھی ان کو آتی تھی۔ ایک بات پر وہ کہنے لگے کہ تینوں مذاہب جو ہیں یعنی یہودی عیسائی اور (۔) ایک نکتے پر اکٹھے ہیں اور وہ ایک خدا ہے۔ تو میں نے کہا کہ اگر آپ اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا ہے، بلکہ قرآن شریف میں اہلِ کتاب سے یہ کہنے کا لکھا ہوا ہے۔ کہ .... تو اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ اہلِ کتاب کو کہہ دو ایسی بات پر اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ مجھے اس بات پر بھی حیرت ہوئی کہ یہ ایک خدا کی بات کر رہے ہیں۔ اور باتوں میں انہوں نے یہ بھی مجھے بتایا کہ میں تو اکثر تمہارے خطبے اور خطابات ایم ٹی اے پر بھی سنتا رہتا ہوں۔ بہرحال کافی اچھے ماحول میں کافی دیر تک گفتگو ہوئی۔ تو یہ سب جیسا کہ میں نے کہا جہاں جماعتی تربیت وغیرہ کا باعث بنتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت اور (۔) کی خوبصورت تعلیم پہنچانے کا بھی باعث بنتے ہیں۔ سٹراس برگ میں جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ستر فیصد احمدی غیر پاکستانی ہیں۔ اور ان میں بھی اکثریت عربی بولنے والے ممالک کی ہے۔ اس سفر کے دوران بعض جگہ نومبائعین کو خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعے یہ بتا دیا کہ اس علاقے سے ہم گزر رہے ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے رابطہ کیا اور ان کے لئے پھر یہ بات ازدیادِ ایمان کا باعث بنی اور آخر انہوں نے ملاقات بھی کی۔ یہاں تھوڑا سا قیام تھا۔ امیر صاحب فرانس جو اس سفر کی تیاری کے لئے مختلف جگہوں پر گئے انہوں نے بھی بتایا کہ اس سفر کے دوران حیرت انگیز طور پر ہمیں تیس بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ اور یہ عجیب واقعہ ہے کہ 29 مارچ کو جب ہم فرانس سے سپین کی طرف گئے ہیں تو وہ (امیر صاحب) ایک بیعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاکسار جب پیرس واپس پہنچا تو ڈاک کے ذریعے خاکسار کو مراکش کی ایک خاتون کا بیعت فارم موصول ہوا جو فرنچ نیشنل ہے۔ خاکسار نے فون پر اس سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ کافی عرصے سے ایم ٹی اے بھی میں دیکھتی ہوں۔ اور میں نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھی کہ بہت سی احمدی گاڑیاں ادھر سے گزری ہیں اور میں بھی احمدیوں کی گاڑی میں بیٹھ گئی ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون سی جگہ رہتی ہیں۔ (امیر صاحب نے ان سے پوچھا) تو انہوں نے بتایا کہ وہ Bordeaux کے علاقے میں رہتی ہیں۔ اور یہ وہی علاقہ ہے جہاں سے ہم فرانس سے سپین جاتے ہوئے گزرے تھے۔ اور جس دن گزرے تھے اسی دن انہوں نے بیعت فارم فِل (Fill) کیا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے گو اس سفر کا پروگرام جیسا کہ میں نے کہا اچانک بنا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ بیعتیں بھی ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں کو ایمان اور ایقان میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم جماعت کی ترقی کے نظارے ہمیشہ دیکھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اپنے مسیح موعود کی تائید میں اور آپ سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ہیں اور ہمارے ایمانوں کو بھی تقویت بخشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیشہ ان فضلوں سے نوازتا رہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ لاہور کے زخمیوں کیلئے

درخواست دعا

❁ مورخہ 28 مئی 2010ء کو بیت النور اور دارالذکر لاہور میں ہونے والے دہشت گردی کے انتہائی افسوسناک سانحہ میں زخمی افراد میں سے بعض احباب شدید زخمی ہیں۔ احباب جماعت ان تمام زخمیوں کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے بکثرت دعائیں کرتے رہیں۔ نیز دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

❁ لاہور میں مورخہ 28 مئی 2010ء کو دہشت گردی کے نتیجہ میں حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے احباب جماعت زخمی ہوئے کچھ ابھی تک ہسپتال میں یا گھروں پر علاج کروا رہے ہیں۔ ان میں مکرم مرزا نسیم احمد برلاس صاحب، مکرم محمد جواد صاحب، مکرم عبدالاعلیٰ صاحب، مکرم عبدالسمیع صاحب اور مکرم رضوان طارق صاحب شامل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم ڈاکٹر چوہدری محمد افضل جاوید صاحب ایڈووکیٹ ولد مکرم محمد ارشد خان صاحب کارکن نظارت اشاعت مورخہ 28 مئی کو ہونے والی دہشت گردی کے نتیجہ میں دارالذکر میں زخمی ہو گئے تھے۔ ابتدائی طور پر سروسز ہسپتال لاہور میں علاج کیا گیا۔ ان کے بائیں بازو پر گولی آر پار گزر گئی اور دائیں بازو پر بھی چھرے لگے۔ پیٹ پر گولی لگی جس کی وجہ سے مورخہ 7 جون کو گنگا رام ہسپتال لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرمہ شوکت سلطانہ صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ لکھتی ہیں۔

میرے بھائی محمد منیر ملک صاحب ولد مکرم ملک محمد صدیق صاحب مرحوم اسلام آباد کو 28 مئی کو لاہور میں دہشت گردی کے واقعہ میں بیت الذکر میں سر کے پچھلے حصے پر گرنیڈ کے ٹکڑے لگے جو کہ ابھی تک سر میں پھنسے ہوئے ہیں آپ نیشنل ڈیفنس ہسپتال لاہور میں داخل رہے ہیں۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم فراز احمد صاحب ساہی قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر 32 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم فیاض احمد صاحب ساہی صدر جماعت چک نمبر 32 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا گزشتہ دو یوم سے دل کے عارضے کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سرور بیگم صاحبہ گزشتہ بدھ سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور اس وقت I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ محترمہ کو جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

❁ مکرم مرزا نسیم احمد برلاس صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال ضلع راولپنڈی گردے کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ طیبہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم نصر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور دو ماہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھگڑھی دارالعلوم شرقی نور ربوہ بخار و دیگر امراض کی وجہ سے علیل ہیں۔ شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم سید شفیق احمد شاہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب بوجہ کمی خون بہت کمزور ہو گئے ہیں چلنا پھرنا بھی دشوار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

❁ مکرمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ کوثر تنویر صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے مکرم مرزا آصف جاوید صاحب کے ساتھ 10 ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر مؤرخہ 11 اپریل 2010 کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر کیا۔ اسی روز بعد نماز عصر انصار اللہ کے لان میں تقریب رخصتانہ ہوئی جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے حضور کی نمائندگی میں دعا کروائی اور اگلے روز گوندل بینکوئیٹ ہال میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضور کی نمائندگی میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین اور جماعت کے لئے بہت مبارک فرمائے آمین۔

نکاح

❁ مکرم عزیز الحق رامہ صاحب نائب امیر ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ مدیحہ منیر رامہ صاحبہ (بی ایس آنرز) کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے محترم مصدق احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اکرام صاحب مرحوم سابق ڈائریکٹر (EOBI) آف سرگودھا کے ہمراہ مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 15 مئی 2010ء کو بعد از نماز عصر کیا۔ دلہن حضرت منشی خدا بخش صاحب آف بھاگو آرائیں (ریاست کپور تھلہ) رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم عبدالحق رامہ صاحب مرحوم سابق ناظر مال آمد کی پوتی ہے۔ اسی طرح ننھیال کی طرف سے بھی دلہن حضرت منشی محمد عبداللہ صاحب ابن حضرت حاکم الدین صاحب آف درگانوالی ضلع سیالکوٹ رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ نیز دلہا حضرت منشی مہر دین صاحب آف بوبک متر ضلع نارووال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، مکرم چوہدری محمد احمد صاحب مرحوم واقف زندگی کے نواسے اور مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب آف دارالبرکات ربوہ واقف زندگی کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو خاندانوں کیلئے اس رشتہ کے بابرکت اور بابرگ و بار ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری

مربی سلسلہ احمدیہ

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری 15/جون 1915ء کو پیدا ہوئے۔ 1938ء میں نائب امام بیت الفضل لندن مقرر ہوئے۔ 1940ء میں مغربی افریقہ سیرالیون روانہ ہوئے۔ اور 1960ء تک سیرالیون اور غانا میں تعینات رہے۔ 1962ء تا 1973ء آپ کو ملائیشیا، سنگاپور اور جزائر فجی میں خدمات کی توفیق ملی۔ دو مجموعہ ہائے کلام ”نغمات صدیق“ اور ”دل کی دنیا“ کے نام سے شائع ہوئے اور ایک کتاب ”روح پرور یادیں“ کے نام سے میدان عمل کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے۔ یکم ستمبر 1984ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پائی۔

درخواست دعا

❁ مکرم رانا خلیل احمد صاحب ولد مکرم رانا غلام حسین صاحب مرحوم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا موٹر سائیکل پر چنیوٹ سے آتے ہوئے ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ بائیں بازو پر تین جگہ سے فریکچر ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ نیز ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم عبدالمالک صاحب صدر محلہ دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم فضل کریم صاحب ولد مکرم جلال الدین صاحب مرحوم بوجہ ضعیف العمری بیمار رہتے ہیں۔ کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ

1954 NASIR ناصر 2010

نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

047-6211434
6212434
FAX: 6213966

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)

معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔

(عائلی قیمت پیکنگ 25ML-/130 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH

جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 047-6211399 ,0333-9797797

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

پاک ایران گیس پائپ لائن معاہدے پر باضابطہ دستخط

پاکستان اور ایران نے گیس پائپ لائن منصوبے پر باضابطہ دستخط کر دیئے ہیں جس کے تحت ایران پاکستان کو گیس کی سپلائی 2014ء سے شروع کرے گا اور روزانہ 21 ملین کیوبک میٹر گیس فراہم کی جائے گی۔ پاکستان تین سال میں نواب شاہ سے ایرانی سرحد تک 7 سو کلو میٹر پائپ لائن بچھائے گا۔

سینکڑوں پاکستانی کرغیزستان میں پھنس گئے، 15 یرغمال، ایک قتل

کرغیزستان میں جاری نسلی فسادات میں ایک پاکستانی طالب علم سمیت 100 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے پی ٹی وی کو بتایا کہ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق اوش میں لگ بھگ 15 پاکستانی طلبہ کو یرغمال بنایا گیا ہے۔ کرغیزستان میں پاکستانیوں کی کل تعداد ایک ہزار دو سو ہے جن میں اکثریت طالب علموں کی ہے۔ فسادات میں جاں بحق ہونے والا طالب علم علی رضا شورکوٹ کا رہنے والا تھا اور وہ انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔

چین میں سیلاب نے تباہی مچا دی، 155 افراد ہلاک

چین میں سیلاب سے 155 افراد ہلاک ہو گئے، سیلاب کی تباہ کاریوں سے 6.5 بلین ڈالرز کا نقصان ہوا، چین کے دریاؤں میں سیلاب کی وجہ سے پانی کی سطح گزشتہ ایک دہائی میں سب سے زیادہ ہے، سیلاب سے ایک لاکھ 40 ہزار مکانات تباہ اور 13 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ مرکزی حکومت نے سیلاب زدہ علاقے کو آفت زدہ قرار دے دیا ہے۔

مکرم ماسٹر محمد اشرف صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن

عظمت قرآن سیمینار

(جماعت احمدیہ حافظ آباد شہر)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 14 مئی 2010ء کو حافظ آباد شہر میں امارت ضلع حافظ آباد کے تحت دوسرا سالانہ ''عظمت قرآن'' سیمینار زیر صدارت مکرم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی منعقد ہوا۔ آپ نے ہی نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں فضائل قرآن بیان کئے۔ نماز جمعہ کے بعد باقاعدہ اجلاس میں تلاوت قرآن کریم و ترجمہ کے بعد نظم ہوئی۔ بعد ازاں مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن پاک کی اہمیت پر تقریر کی بعدہٗ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے صحابہ کرامؓ کا عشق قرآن کے حوالے سے تقریر کی۔ ایک نظم کے بعد مکرم محمد الدین ناز صاحب نے قرآن کریم کی عظمت اور مقام پر روشنی ڈالی اور نصائح کیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب ضلع حافظ آباد نے مرکزی مہمانان گرامی، شرکاء سیمینار کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ اس سیمینار میں ضلع کی 100 فیصد جماعتوں کی نمائندگی تھی۔ کل حاضری 291 تھی۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 15 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:17

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاھد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور ایمگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پُر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtieztravels@hotmail.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

NOVEL INTERNATIONAL
IMPORTERS
EXPORTERS
REPRESENTATIVES
HEAD OFFICE: P-15, Rail Bazar, Faisalabad - Pakistan.
Tel: +92 41 2614360, 2632483, Fax: +92 41 2618483

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Seminar Study in UK
"For Sep. 10 Intake"
Meet 22 Top Level Universities / Colleges
Meet The Official Representative of the following Top Level Universities / Colleges & get admission, Scholarships & visa information:-
University of Glasgow | University of Wales Institute of Cardiff
Heriot-Watt University | Kingston University London
University of Dundee | Middlesex University-London
University of Essex-London | Bradford College / AYR College
Staffordshire University | Thames Valley University-London
University of Central Lancashire | University of Bolton (Manchester)
Canterbury Church University | London College of Accountancy (LCA)
University of Derby | London School of Business & Finance
The Sheffield College | St. Mary's University College London
Venue / Time
PC Hotel Lahore~Board Room "F"~22nd June~Tuesday~11:00 am To 7:00 pm
Student may attend our IELTS Classes with 30% Discounted Price
Please bring copies of educational documents for admission.
EC Education Concern®
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 0302-8411770
www..educationconcern.com / info@educationconcern.com
Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

FD-10

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
فون آفس: 047-6213550
پروپرائٹر: عامر گوپے راہ 0333-9797450